اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۱ ۔ ایڈیٹر ۔ تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱ ۔ شرح پیشگی چندہ ۔ سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ ۔ قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۹۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پونے اڑھائی بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے ۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ۔ آج دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو دن بھر سر درد کی تکلیف رہی ۔ شام کو طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہو گئی ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پیچش اور ضعف کے باعث ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؛۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد سلیم صاحب گنج (لاہور) کے جلسہ میں شمولیت کے لئے اور گیانی واحد حسین صاحب علاقہ کیمل پور میں تبلیغی دورہ کے لئے بھیجے گئے ؛۔

۲۸ ۔ اپریل بعد نماز مغرب مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے بھائی مولوی عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل کی سنگاپور سے واپسی پر بہت سے اصحاب کو دعوت طعام دی ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے بھی شمولیت فرمائی ؛۔

کل بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ کے درجہ ثانیہ نے امیدواران مولوی فاضل کو ٹی پارٹی دی جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بھی شمولیت فرمائی ؛۔

آج بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک و مسجد فضل کا ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا جس میں قاضی احمد صاحب مولوی عبید اللہ صاحب اعجاز اور جناب صاحب صدر نے تقریریں کیں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر احمدی والدین کی بھی خدمت کرتے رہو

"ایک شخص نے سوال کیا ۔ کہ یا حضرت والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری اللہ نے انسان پر فرض کی ہے ۔ مگر میرے والدین حضور کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کی وجہ سے مجھ سے سخت بیزار ہیں ۔ اور میری شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتے چنانچہ جب میں حضور کی بیعت کے واسطے آنے کو تھا ۔ تو انہوں نے مجھے کہا ۔ کہ ہم سے خط و کتابت بھی نہ کرنا ۔ اور اب ہم تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے ۔ اب میں اس فرض الٰہی کی تعمیل سے کس طرح سبکدوش ہو سکتا ہوں ۔ حضور نے فرمایا ۔ کہ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِکُمْ اِنْ تَکُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا (بنی اسرائیل رکوع ۳) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ۔ اگر تم صالح ہو ۔ تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے ۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات آ گئے تھے ۔ کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی ۔ بہرحال تم اپنی طرف سے ان کی خیر خواہی اور خبر گیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو جب کوئی موقعہ ملے اسے ہاتھ سے نہ دو تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل رہے گا ۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے ۔ اصلاح کو مد نظر رکھو اور نیت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو" (الحکم ۲۹ ۔ فروری ۱۹۰۸ء)

نیک اور پاک اولاد کی خواہش کرو

"میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں ۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہو گی ۔ اگر صالح ہو ۔ تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے ۔ اور بعیر مستجاب الدعوات ہو ۔ تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں ۔ کہ ان کو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں ۔ وہ اپنی خواہش کو یہاں تک محدود رکھتے ہیں ۔ کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بن جائے ۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے ۔ کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو ۔ جو بندگان خدا میں سے ہو ۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں ۔ وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں ۔ انسان کو چاہیئے ۔ کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے ۔ ورنہ اولاد ہی عبث ہے ۔ دنیا میں ایک بے معنی رسم چلی آتی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں ۔ اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں دیکھو حضرت نوح کا لڑکا تھا ۔ کس کام آیا ۔ اصل بات یہ ہے انسان جو اس قدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے ۔ اگر اس کی عاقبت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو ۔ تو خدا اس کی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے ۔ اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں ان میں انسان کو چاہیئے ۔ کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے" (البدر ۱۵ ۔ جون ۱۹۰۵ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جرمن پارلیمنٹ میں ہر ہٹلر کی تقریر

مسٹر روزولٹ پریذیڈنٹ جمہوریہ امریکہ کی اپیل کے جواب میں ہر ہٹلر کی جس تقریر کا انتظار تمام حکومتیں کئی روز سے بڑی شدت کے ساتھ کر رہی تھیں۔ ۲۸ اپریل کی صبح کو جرمن پارلیمنٹ میں کی گئی۔ ذیل میں اس تقریر کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ نے جبری بھرتی کا فیصلہ کر کے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ برطانیہ جرمنی کا دشمن اور مخالف ہے۔ اور جرمنی سے الجھنے کے لئے بے تاب ہے جو کچھ برطانیہ میں ہو رہا ہے اس کا جواب صرف یہی ہے کہ جرمنی آنے والے واقعات کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو جائے۔ جرمنی اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ قائم ہے جرمنی اس کو ختم کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ اب اگر کسی معاہدہ کا امکان ہے تو وہ مساوی حیثیت میں ہوگا۔ جس میں جرمنی کو بھی وہی حقوق حاصل ہونگے جو برطانیہ اور فرانس کو حاصل ہیں ہر ہٹلر نے کہا کہ جنگ عالمگیر سے قبل ڈنزگ جرمنی کی ملکیت تھا۔ اور آج بھی ڈنزگ پر جرمنی کو وہی استحقاق حاصل ہونا چاہیئے۔ جو جنگ عالمگیر سے قبل حاصل تھا۔ میری حکومت نے پولینڈ کو ڈنزگ کے متعلق چند تجاویز پیش کی تھیں۔ جن میں کہا گیا تھا کہ ڈنزگ جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔ ڈنزگ میں پولینڈ کے اقتصادی حقوق محفوظ رہیں گے۔ بلکہ اسے مزید اقتصادی مراعات دی جائیں گی۔ جرمنی پولینڈ کی سرحدات کا احترام کرے گا۔ لیکن پولینڈ نے ان تجاویز کو ٹھکرا دیا۔ اور ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور اس کے جواب میں برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کر کے جرمنی کو دھمکی دی۔ لیکن اس کے باوجود جرمنی نے پولینڈ سے دوستانہ تعلقات کی بناء پر کہا۔ کہ ڈنزگ کو آزاد سلطنت قرار دیدیا جائے اور پولینڈ اور جرمنی دونوں اس کی آزادی کے ضامن ہوں۔ لیکن پولینڈ نے اس تجویز کو بھی مسترد کر دیا۔

ہٹلر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پولینڈ اور جرمنی کے درمیان ۱۹۳۴ء میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اور جس میں مرقوم تھا کہ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کی آزادی کا احترام کریں گی۔ اور کسی کی طرف سے حملہ نہیں کیا جائیگا۔ جرمنی اس معاہدہ کو ختم کرتا ہے۔ ہٹلر نے کہا کہ میں اس امر کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی جنگ ہوئی۔ تو جرمن بہادر اطالوی نوجوانوں کے دوش بدوش کھڑے ہو کر حملہ آور کا مقابلہ کریں گے۔ ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں جرمنی نے فرانکو کی امداد کی۔ اور یہ امداد آزادی اور انصاف اور انسانیت کے نام پر کی گئی۔ ہسپانیہ میں فرانکو کو فتح حاصل ہوئی۔ اور جرمنی اس فتح کو صداقت اور انصاف کی فتح سمجھتا ہے۔ ہٹلر نے کہا مسٹر روزولٹ نے کہا ہے کہ جرمنی کے اقدامات سے جنگ کی بو آ رہی ہے۔ حالانکہ یہ قطعی غلط اور جرمنی پر الزام ہے۔ جنگ کی خواہش ان لوگوں کی دل میں ہے۔ جو جبری بھرتی کے قانون منظور کرتے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں کی آزادی کی حفاظت کے نام نہاد دعوے کر رہے ہیں جرمنی جنگ نہیں چاہتا۔ بلکہ اپنے حقوق چاہتا ہے۔ ہٹلر نے کہا کہ جنگ صرف جمہوری ممالک کے جرائد میں ہے۔ جن کو جرمنی کے خلاف پروپیگنڈا کی کھلی اجازت دیدی گئی ہے اگر جرائد پر کنٹرول رکھا جائے۔ تو جنگ کے امکان بھی ختم ہو سکتے ہیں۔ ہٹلر نے کہا کہ جنگ کے ذمہ دار وہ لیڈر ہیں۔ جو اپنی اقوام کو جنگ کی آگ سے کھیلنے کے لئے مشتعل کر رہے ہیں اور اپنی اپنی قوموں کو جرمنی کے خلاف ابھار رہے ہیں مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اب ہٹلر پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ جرمنی برطانیہ کے کسی باشندہ پر اعتبار نہیں کرتا۔ جس وقت ہٹلر یہ الفاظ کہہ رہا تھا۔ تو اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی اور اس کا لہجہ نہایت سخت تھا۔ ہٹلر نے کہا۔ مسٹر روزولٹ کا خیال ہے۔ کہ تمام ممالک کی کانفرنس منعقد کی جائے میں کہتا ہوں کہ ایسی کانفرنسیں امن کو قائم نہیں رکھ سکتیں۔ اور جرمنی کو ایسی کانفرنس پر کوئی اعتماد نہیں۔ ہٹلر نے کہا۔ کہ دنیا میں سب سے بڑی امن کانفرنس مجلس اقوام ہے۔ اور جرمنی اکیس سال تک اس کانفرنس میں شامل رہا ہے لیکن اس کانفرنس میں جرمنی کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ چنانچہ وہ اس سے علیحدہ ہو گیا۔ جرمنی کسی ایسی کانفرنس پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ جرمن صرف اپنے قوت بازو پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور وہ کسی ایسی کانفرنس میں شمولیت نہیں کریگا جس کا مطلب اپنے مفاد کی تکمیل کے لئے ہمیں آلو بنانا ہو۔ ہٹلر نے کہا۔ کہ گذشتہ جنگ عالمگیر میں امریکہ کیوں شریک ہوا۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ امریکہ سرمایہ دار ہے۔ اور وہ اتحادیوں کو بہت سا سرمایہ دے چکا تھا۔ جس کے تحفظ کے لئے امریکہ نے جنگ عالمگیر میں شمولیت کی۔ ہٹلر نے کہا۔ کہ روزولٹ نے جرمنی اور اٹلی کو حملہ آوروں اور غاصبوں کے الفاظ سے پکارا۔ اور اس کا یہ رویہ ناقابل برداشت اور قابل اعتراض ہے ہٹلر نے روزولٹ کے جواب میں بعض تجاویز پیش کیں۔ جن میں کہا گیا کہ کوئی وجہ نہیں کہ برطانیہ اور فرانس ایک وسیع دنیا پر قابض رہیں۔ اور جرمنی منہ دیکھا کرے۔ اسے نو آبادیوں کی ضرورت ہے۔ اور اس کی نو آبادیاں واپس کی جائیں۔ ہٹلر نے کہا۔ چیکوسلاویکیہ کے معاملہ میں جمہوری سلطنتوں نے نہایت شرمناک رویہ اختیار کیا۔ حالانکہ چیکوسلاویکیہ میں جرمنی نے وہ سلوک نہیں کیا۔ جو برطانیہ فلسطین کے عربوں کے ساتھ کر رہا ہے ہٹلر نے کہا۔ کہ برطانیہ اور پولینڈ کو آگاہ کر دیا گیا ہے کہ جرمنی کے جو معاہدات ان کے ساتھ تھے۔ جرمن انہیں ختم کرتا ہے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میں تمام جرمن قوم کی طرف سے اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ جمہوریت پسند جس خونریزی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اگر وہ ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری جرمن قوم پر عائد نہیں ہوگی۔ کیونکہ جرمنی نے تمام چیز وضاحت سے دنیا کے سامنے پیش کر دی ہے۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

اجلاس جناب خان بہادر محمد دلاور خان صاحب ایم۔ بی۔ ای اسسٹنٹ کمشنر بہادر پشاور وصاحب کلکٹر بہادر پشاور

نہال چند ولد گنیش داس کھتری ساکن موضع رسپیر رنگ اپیلانٹ

بنام

مسماۃ طوطی دیوی۔ مسماۃ چندراولی دیوی دختران دیوان چند سکنائے موضع مذکور ۳ حال زوجہ شمبو ناتھ محلہ گگڑاں شہر پشاور رسپانڈنشان۔

اپیل بنا راضی حکم بصیغہ داخل خارج خان عمر دراز خان صاحب مورخہ ۳۰-۱۲-۳۸

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹ ۳ مسماۃ چندراولی دختر دیوان چند زوجہ شمبو ناتھ ساکن محلہ گگڑاں رسپانڈنٹ دیدہ دانستہ اطلاعنامہ تعمیل سے گریز کرتی ہے۔ اس لئے اس کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۲۳-۵-۳۹ کو بمقام پشاور اصالتاً یا وکالتاً برائے پیروی مقدمہ حاضر عدالت ہوکر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ اپریل ۱۹۳۹ء کو بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ہے۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

باجلاس جناب لالہ پریم نرائن صاحب اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر سیکنڈ گریڈ شورکوٹ ضلع جھنگ

اشتہار

دلیلا ولد مہر محمد ذات سیال سرہانہ سکنہ بیلہ سرہانہ تحصیل شورکوٹ مدعی بنام قاسم ولد امیر ذات سیال سرہانہ سکنہ کوٹ رستم وغیرہ مدعا علیہم۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ ۳۵ برقبہ ۳۶ کنال ۹ مرلہ واقعہ کوٹ مراد تحصیل شورکوٹ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مندرجہ ذیل اشخاص دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بتقرر ۱۰-۵-۳۹ عدالت ہذا میں حاضر آویں بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ مورخہ ۲۲-۴-۳۹

نمبر شمار	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	تحصیل
۱	دریام	مراد	سیال سرہانہ	امیر پور سرہانہ	مظفر گڑھ
۲	قاسم	"	"	"	"
۳	ذوالفقار	"	"	"	"
۴	سلطان	عنایت	"	کوٹ مراد	شورکوٹ
۵	دریام	"	"	"	"
۶	اللہ یار	مراد	"	خانپور	"
۷	حقنواز	"	"	"	"
۸	محمد	شمیم	"	کوٹ مراد	"
۹	سندلال	آتما رام	کھنگل	ملازم سنٹرل جیل	لاہور

معرفت ماسکارام ولد امیر چند قوم کھنگل سکنہ نگھیانہ

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

فارم نمبر ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منگا برکت ولد دھاوا: ات عنیاری سکنہ ملکھا نوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی دھنپت رائے وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۹-۶-۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ملکھا نوالہ تحصیل ڈسکہ تاریخ ۱۹-۶-۳۹ بمقام ملکھا نوالہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے:۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ملکھا نوالہ بتاریخ ۱۹-۶-۳۹ کی جائے گی جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۵ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۶ اپریل - دارالعوام میں اس سوال کے جواب میں کہ کیا حکومت کو یقین ہے کہ جبرالٹر اور مالٹا کے دفاعی انتظامات درست ہیں - اور بحری بیڑے کے حملوں کو ناکام بنا سکتے ہیں - بتایا گیا کہ مالٹا اور جبرالٹر کے بحری مستقر کو مستحکم کرنے کے لئے حکومت ضروری کارروائی کر رہی ہے -

لنڈن ۲۷ اپریل - وزارت جنگ نے ان پنشن یافتہ فوجیوں کو جن کی عمر ۴۵ اور ۶۱ سال کے درمیان ہے ہوم ڈیفینس کمیٹی میں شامل ہونے کی اجازت دے دی ہے -

لنڈن ۲۷ اپریل - منگل کے روز سر جان سائمن نے بجٹ پیش کیا - بجٹ کی اہم خصوصیت یہ ہے - کہ صرف دفاع کے لئے ۶۳۰ ملین پونڈ کی رقم معین کی گئی ہے - سر جان سائمن نے تقریر کرتے ہوئے کہا - انکم ٹیکس کے مقررہ نرخوں میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی جائے گی - لیکن جن اشخاص کی آمد ۸۰۰۰ پونڈ ہے ان سے مزید ۵ فیصدی زائد ٹیکس اور جن کی آمد ۲۰۰۰۰ پونڈ ہے ان سے ۱۰ فیصدی زائد ٹیکس وصول کیا جائیگا - موٹروں پر جو ٹیکس عائد تھا یکم جنوری سے ۱۵ شلنگ سے بڑھا کر ۲۵ شلنگ کر دیا گیا ہے انگلستان میں تیار ہونے والی فوٹو گرافک پلیٹوں اور فلموں پر بھی ٹیکس لگا دیا گیا ہے - یہ ٹیکس دو پنس کے قریب ہوگا تمباکو پر پہلے ۹ شلنگ ۶ پنس فی پونڈ محصول تھا - اب ۱۱ شلنگ ۶ پنس کر دیا گیا ہے شکر پر بھی ایک فارذنگ فی پونڈ محصول عائد کر دیا گیا ہے -

واشنگٹن ۲۷ اپریل - صدر جمہوریہ امریکہ نے آج کانگرس کے منظور کردہ نیول ائیر بیس پر دستخط کر دیئے - اس بل میں سفارش کی گئی ہے - کہ حکومت الاسکا پیورٹو ریکو اور ریاست ہائے متحدہ کے دوسرے حصوں میں ہوائی مستقر تعمیر کرے - اس مقصد کے لئے بل میں ۶۶۸۰۰۰۰ ڈالر کی منظوری دی گئی -

کینٹن ۲۸ اپریل - ریاست گن پور میں پولیس اور فوج نے ایک مشتعل ہجوم پر گولی چلادی جس کے نتیجہ کے طور پر ۲۰ آدمی ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے - بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا تھا جس سے ہجوم مشتعل ہو گیا -

انقرہ (بذریعہ ڈاک) غیر سرکاری حلقوں کی خبر ہے کہ عنقریب احمد زوغو سابق شاہ البانیہ ترکی آنے والے ہیں -

برلن ۲۷ اپریل - ایک جرمن طیارہ نے ۴۷۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر کے سابقہ ریکارڈ مات کر دیئے ہیں -

برلن ۲۷ اپریل - جاپانیوں کا بیان ہے - کہ نانچنگ کے قبضہ کے بعد جاپانی فوجیں نانچنگ سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر واقع جان سن کی طرف بڑھ رہی ہیں -

پیرس ۲۸ اپریل - روس کے سفیر مقیم لنڈن ماسکو سے لنڈن واپس جاتے ہوئے یہاں ٹھہر گئے - آپ حکومت روس کی طرف سے فرانس اور برطانیہ کے لئے بعض تجاویز لائے ہیں - حکومت برطانیہ نے روس کے ساتھ سمجھوتہ کی ابتدائی تجاویز پر غور کر لیا ہے -

دہلی ۲۸ اپریل - مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے شعبہ دینیات کے انچارج مولانا سید سلیمان اشرف چند دن کی علالت کے بعد انتقال کر گئے -

واشنگٹن ۲۸ اپریل - حکومت کے اعلیٰ افسر نیوٹریلٹی ایکٹ میں ترمیم کرانا چاہتے ہیں - اس ترمیم کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ جنگ کے موقعہ پر امریکی جہاز برطانیہ اور دوسرے ممالک تک پہنچ سکیں گے - اور وہاں سے واپس بھی لوٹ سکیں گے -

لنڈن ۲۷ اپریل - امریکہ سائنس ایسوسی ایشن کی پولیٹکل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جرمنی کے بنے ہوئے سائنٹیفک اوزاروں کا بائیکاٹ کیا جائے اور جو سامان جرمنی سے آتا ہے اسے امریکہ میں بنوایا جائے - دیگر سوسائٹیاں بھی ان کی تقلید کر رہی ہیں -

شولاپور ۲۸ اپریل - ستیہ آگرہ کمیٹی نے اعلان جاری کیا ہے کہ اس وقت تک ۵۷۲ ستیہ گرہیوں کو سزا ہو چکی ہے

لاہور ۲۸ اپریل - آج لاہور میں کسان مورچہ کا ۶۳ واں دن تھا کسان مرد اور عورتوں نے علیحدہ علیحدہ جتھوں کی شکل میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا عورتوں کے جتھوں کی رہنمائی شریمتی ہرنام کور کر رہی تھیں - عورتیں جب نعرے لگا رہی تھیں اور اسمبلی چیمبر کی طرف بڑھ رہی تھیں تو پولیس نے انہیں روک لیا - مگر عورتیں گھیرے کو توڑ کر آگے نکل گئیں - چنانچہ پھر عورتوں کو بلایا گیا - اور انہیں گرفتار کیا گیا - ۴۱ عورتیں اور ۱۰ مرد گرفتار کئے گئے جن میں ۸۰ - ۸۵ - اور ۷۵ سال کی تین عورتیں بھی شامل تھیں دو عورتوں کی گودیں شیر خوار بچے بھی تھے -

شملہ ۲۷ اپریل - ضلع پٹودرکی ۱۸ دیہاتی پنچائتوں میں سے ۱۷ پنچائتوں کی تمام نشستوں پر کانگرسی امیدواروں کا قبضہ ہو گیا ہے -

راولپنڈی ۲۸ اپریل - کل رات حکام فوج نے روشنی گل کر دینے اور مصنوعی ہوائی حملے کے تجربات کئے تمام چھاؤنی مغربی علاقہ اور چکلالہ کے کیمپ ایک گھنٹہ کے لئے بجھا دیئے گئے - شہر کے لوگوں کو بھی ہوائی حملوں سے محفوظ رہنے کی عملی ترکیب بتلائی گئی -

شملہ ۲۹ اپریل - یورپ میں جنگ کے خطرہ کے پیش نظر ہندوستان میں فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے مگر یہ محض احتیاطی تدابیر ہیں - آرمی ہیڈ کوارٹرز کے تمام محکمے آجکل بہت مصروفیت کے ساتھ کام کر رہے ہیں -

کراچی ۲۹ اپریل - یہاں کے دو قریبی ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ٹکٹ کلکٹر نے ایک مسافر سے ٹکٹ مانگا جس پر اسے طیش آگیا اور اس نے چاقو نکال کر ٹکٹ کلکٹر کو قتل کر دیا -

بمبئی ۲۹ اپریل - حکومت بمبئی نے صوبہ کے ۱۰۰ اسکولوں میں وارد ہا سکیم رائج کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے -

برلن ۲۱ اپریل - آج ایک سرکاری اعلان میں حکومت پولینڈ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی موجودہ ضد اور رویہ سے باز آجائے اور حکومت جرمنی کے تمام مطالبات کو تسلیم کر لے ورنہ اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو چیکوسلاویکیہ کا ہوا - یہ الٹی میٹم حکومت پولینڈ کو بھیج دیا گیا ہے اطالوی سیاسی حلقوں کا خیال ہے - کہ اگر پولینڈ نے اپنی غیر معقول روش سے اجتناب نہ کیا تو اس کا نتیجہ حکومت پولینڈ کے حق میں مفید نہ ہوگا - جرمنی بالآخر اپنے مطالبات بزور شمشیر منوا لے گا - اس اعلان کے جواب میں حکومت پولینڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جرمنی کے کسی مطالبہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں - جرمنی دباؤ ڈال کر اپنی مقصد براری میں کامیاب نہیں ہو سکتا - باخبر حلقے کہتے ہیں کہ دونوں ممالک کی افواج سرحدات پر جمع ہو رہی ہیں - اگر حالات اسی رفتار سے نازک ہوتے چلے گئے - تو جلد تر جنگ چھڑ جانا یقینی ہے -

شملہ ۲۹ اپریل - آنریبل مسٹر جسٹس بانڈ ۱۷ اپریل سے ۱۳ اگست تک رخصت پر جا رہے ہیں - آپ کی جگہ مسٹر بی اس برگس کلکتہ ہائی کورٹ کے جج کے فرائض سرانجام دیں گے -

کراچی ۲۹ اپریل - خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کو ریاست قلات کا وزیر اعظم بننے کی پیش کش کی گئی ہے آپ اس پیش کش پر غور کر رہے ہیں -

پٹنہ ۲۹ اپریل - آج دربھنگہ میں زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا - کئی آدمی اغوا تعری میں مجروح ہو گئے متعدد عمارتیں جن میں عدالتیں بھی شامل ہیں پھٹ گئیں

بنارس ۲۹ اپریل - کل ہندو رسم و رواج کے مطابق نئے مہاراجہ کی رسم تخت نشینی ادا کی گئی مہاراجہ نابالغ ہیں ان کے بالغ ہونے تک ریاست کا انتظام ایجنٹ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی

تحریک جدید کے چندہ میں اسم وار تفصیل کے علاوہ سال کی تصریح بھی ہونی چاہیئے

تحریک جدید میں مالی قربانیاں کرنے والے احباب کرام کو حضور کی یہ ہدایت یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جو رقم وہ تحریک جدید کی ارسال فرمائیں۔ اس میں جہاں ہر ایک چندہ دینے والے کا نام اور اس کی رقم لکھنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے حساب میں صحیح طور پر داخل ہو سکے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سال کی بھی تصریح کریں کہ یہ کس سال کا چندہ ہے۔ تاکہ جس سال کا چندہ ہو اسی سال کے حساب میں پڑے اور اس طرح ان کا نام ہر سال میں چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار والی فہرست میں آ جائے۔ کیونکہ جن کا گزشتہ سالوں کا وعدہ سو فی صدی پورا نہ ہوا ہو گا انکا نام اس فہرست میں نہیں آئے گا پانچ ہزار والی فہرست میں صرف ان کا نام آئے گا۔ جنہوں نے اپنے ہر ایک سال کے وعدہ کو سو فی صدی پورا کیا ہو گا۔ لہٰذا یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک رقم کے ساتھ جہاں اسم وار تفصیل دی جائے۔ وہاں سال کی تصریح بھی ضرور کی جائے! تا رقم کے داخل ہونے میں کوئی غلطی نہ ہو۔ پس سیکرٹریان تحریک جدید اور براہ راست رقم ارسال کرنے والے احباب حضور کی اس ہدایت کو یاد رکھیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی جماعت کے کوئی دوست کسی نہ کسی وجہ سے اپنا چندہ براہ راست مرکز میں حضرت کے حضور پیش کرنا چاہیں تو ان کو ایسا کرنے کی عام اجازت ہے۔ کوئی روک نہیں کیونکہ ایسا وصول شدہ چندہ ان کے نام پر درج کر کے جماعت کے حساب میں بھی دکھا دیا جاتا ہے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حکیم محمد سعید صاحب مونگھیری کا انتقال

مونگھیر کے ایک نہایت مخلص احمدی حکیم محمد سعید صاحب جو ایک عرصہ سے علیل تھے۔ ۱۹ اپریل کو اس دار فانی سے رحلت کر کے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم بڑی ہمت کے ساتھ سلسلہ حقہ کی خدمات بجالاتے تھے۔ اور اپنے اعمال و مال سے ہمیشہ احمدیت کا نیک نمونہ مخلوق کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے۔ مرحوم ۱۹۱۱ء میں احمدی ہوئے تھے۔ اور سلسلہ کی خدمات میں مونگھیر کی انجمن کے جنرل سیکرٹری یا مال سیکرٹری کی خدمات نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ جماعت مونگھیر کو ان کی وفات کا بڑا صدمہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب کرام مرحوم کے واسطے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند مقامات عطا کرے۔ اور اپنے قرب خاص سے سرفراز فرمائے۔ آمین (مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۹ء بعد نماز عشاء مسجد نور میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ ساحبہ محمد اسلم صاحب نے ناخواندگان کو تعلیم کا شوق دلانے کے لئے موثر نظم پڑھی سیکرٹری نے مجلس کی کارگزاری بابت ماہ مارچ کی رپورٹ سنائی۔ مولوی قمر الدین صاحب نے احمدی اطفال کی تربیت کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے صحت جسمانی کی اہمیت اور ورزش کے فوائد بیان کئے۔ خلیل احمد صاحب ناصر سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر محترم نے اراکین کو ہدایات دیتے ہوئے تعمیر کی اہمیت اور ضرورت پر خاص طور پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ نامہ نگار

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

امسال بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

103	Thomas R Bond London	129	Hasan S/o Abu Okedagbon Lagos.
104	M. Mangoentpra Java	130	Aminu "
105	Reksowardojo "	131	Sule "
106	Rader Idris "	132	Muritala "
107	ابی بکر Mambasa	133	Salamani "
108	Abdur Rahman Sahib ایران	134	Mustala "
		135	Burimoh S/o Okanaqwe Lagos
109	Prempoean Endu Java	136	Jimo "
110	A. Bachtiar "	137	Salami S/o Adofin Lagos
111	Hassan "		
112	Piah "	138	Musa "
113	Saparadi "	139	Borimoh S/o Prenupen Lagos
114	Nji R. Atiah "		
115	خلیل الاشفی صاحب ازبغشان	140	Sani "
116	محمد الحاج علی صاحب "	141	Musa S/o Akunaqwe "
117	عبد الحمید صاحب "		
118	محمد عیسیٰ صاحب "	142	Lawani "
119	Miss B. E. W. London	143	Sanusi "
		144	Salami "
120	A. R. Brown "	145	Kasimu "
121	Bufai Afolabi Lagos	146	Salami S/o Amadu Aladehali Lagos.
122	Burimoh-Folowo Lagos	147	Lawani "
123	Yusafu "	148	Jimo "
124	Burimoh Abeyemi "	149	Busari "
		150	Kisimu S/o Salami "
125	Mustapha "		
126	Sbadomosi "	151	Omomo "
127	Salami "	152	Fatima "
128	Sule Alajawa "	153	Yusafu "

(باقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

عقد بیوگان کے متعلق اسلام کی پُر حکمت تعلیم

ہندوؤں کی تمدنی خرابیاں انہیں اسلامی تعلیم کے آگے سر جھکانے پر مجبور کر رہی ہیں

اخبار "ویر بھارت" لاہور کے ۳۰ اپریل کے پرچہ میں بنارس کی ایک ہندو بیوہ سے اخبار کے ایک نمائندہ کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جو اس لحاظ سے نہایت ہی دردناک ہے۔ کہ اس میں ہندو بیواؤں کی اس ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں انہیں زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور جس کا کوئی علاج ہندو دھرم میں پیش نہیں کیا گیا۔ اخباری نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں بیوہ نے بتایا۔ کہ "بیشتر ہندو بیواؤں کی تعداد بنارس میں دس ہزار سے کم نہیں۔ اور یہ صرف بنارس سے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ سبھی تیرتھ استھانوں میں دوسرے بڑے شہروں سے کئی گنے زیادہ بدمعاشی ہوتی ہے"۔

جب اس نے سوال کیا۔ کہ ایسی اخلاق باختہ عورتوں میں زیادہ تعداد ہندو عورتوں کی ہے۔ یا مسلمانوں کی۔ تو ہندو بیوہ نے جواب دیا۔ کہ:۔

"میں جن عورتوں کا ذکر کر رہی ہوں ان میں سے ننانوے فیصدی ہندو ہیں۔ ہندو سے مراد تمام ذاتوں سے ہے۔ اس میں اونچے نیچے گھرانے بھی شامل ہیں۔ یہاں سینکڑوں بنگالی عورتیں بھی ملیں گی۔ میں نے انہیں بھی ہندوؤں میں شمار کیا ہے"۔

پھر اس ہندو عورت نے کہا:۔

"میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ گری سے گری ہوئی عورت بھی بیوا پن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ایک معمولی سی بات ہے۔ اگر ایک شخص اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے۔ اسے گھر میں کوئی تکلیف نہیں۔ تو کیا اُسے پاگل کتے نے کاٹا ہے۔ کہ وہ گلی گلی کی غلاظت اٹھائے گی۔ عورت صرف پریم کی بھوکی ہوتی ہے"۔

یہ الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ان میں بیواؤں کی آہوں اور ان کے نالہ و فریاد کا نہایت مؤثر رنگ میں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن ہندو بھی مجبور ہیں۔ ان کے دھرم میں جب بیواؤں کو دوسری شادی کا حق ہی نہیں دیا گیا۔ نہ کسی مسرت اور خوشی سے سروکار رکھنے کی اجازت دی گئی ہے تو ہندو صاحبان اپنے دھرم پر قائم رہتے ہوئے کیونکر ان کے ساتھ کوئی عمدہ سلوک کر سکتے۔ اور ان کے فطرتی جذبات و احساسات کا خیال رکھ سکتے ہیں:۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کل نکاحِ بیوگان کے متعلق ہندو بھی زور دے رہے ہیں۔ اور وہ اس بات پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ بیواؤں کی شادی کریں۔ مگر ابھی ہزاروں لاکھوں بیوائیں ایسی ہیں۔ جو بغیر شادی کے نہ صرف قوم اور ملک پر ایک بار بنی ہوئی ہیں بلکہ ان کی وجہ سے سوسائٹی ان مضر اثرات سے بھی محفوظ نہیں۔ جو طبعی طور پر اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کا کثیر حصہ بیواؤں کے متعلق اپنے دھرم کے احکام ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بلکہ اس پر فخر کرتا ہے۔ کہ ہندو عورت کا پتی ایک ہی ہوتا ہے۔ خواہ بچپن میں ہی اسے بیوہ چھوڑ گیا ہو۔ ایسی صورت میں ہندو بیوائیں خود ہی اسلامی تعلیم سے فیضیاب ہونے کی طرف متوجہ ہوں۔ تو ان کے مصائب دور ہو سکتے ہیں:۔

اس انٹرویو میں ہندو بیوہ عورتوں کی اخلاقی خرابیوں کا ایک باعث بیکاری بھی بتایا گیا ہے۔ اور اس کا علاج اسی بیوہ عورت نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ "جو بیوائیں اپنا پوتر جیون بسر کرنا چاہتی ہیں۔ انہیں ایک مکان میں رکھئے۔ ان سے سوت کتوائیے۔ کپڑے بنوائیے۔ دوسری چیزیں تیار کرائیے اور پھر عوام میں پرچار کیا جائے۔ کہ وہ لوگ ان دکھی بہنوں کی تیار کردہ چیزیں خرید کر اُن کی امداد کریں۔ اگر ایک لڑکی ایک روپیہ روز کا کام کرے۔ تو ۱۵۰۰ روپے کا کام ہو سکتا ہے۔ کیا اس روپیہ سے ان لڑکیوں کی پرورش نہیں کی جا سکتی"۔

یہ تجویز بھی نہایت ہی معقول ہے اس سے عورتوں میں سے بے کاری کا مرض بہت حد تک دُور ہو سکتا ہے۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ قادیان بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت اسی طریق پر عمر رسیدہ غریب مسکین اور بیوہ عورتوں سے کام کرا کر ان کی معاش کا سامان کرتی ہے۔ اور اس تحریک کو ساری جماعت میں وسعت دینا چاہتی ہے۔ مگر ہندوؤں میں بیواؤں کو جس ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے بظاہر یہ آسان بات نہیں۔ کہ ہندو بیوہ عورتوں کی سہولت کے لئے اس قسم کے سامان مہیا کریں۔

پھر عمر رسیدہ عورتیں تو کسی کام میں مصروف رہ کر اپنی زندگی اطمینان۔ اور آرام سے گزار سکتی ہیں لیکن نوجوان عورتوں کے لئے یہی ضروری ہے۔ کہ ان کی شادی کرا دی جائے۔ اور اس بارے میں ہندو دھرم کے احکام کو چھوڑ کر اسلامی تعلیم کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا جائے:۔

حکومتِ بنگال کے محکمہ نشر و اشاعت کی بے احتیاطی

حکومتِ بنگال کے محکمہ نشر و اشاعت نے حال ہی میں ایک اعلان "چند اخبارات کی غلط بیانیاں" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ یوں تو یہ مختصر سا اعلان اس لحاظ سے بھی افسوسناک ہے۔ کہ اس میں بعض اُردو اخبارات کے متعلق "کینہ کوششوں" "مکروہ پروپیگنڈا" "گمراہ کن سرخیاں" اور "دروغ باف اخبار" کے کرخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن اسی سلسلہ کا ایک فقرہ نہایت رنجدہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ "تعجب تو یہ ہے۔ کہ دہلی اور لاہور کے اخبارات کو کالے کوسوں دور بنگال سے متعلق الہام کیسے آنے لگ گیا۔ اب تو الہام کا زمانہ نہیں"۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اس محکمہ کے انچارج ایک مسلمان صاحب ہیں۔ انہیں چاہئے تھا۔ کہ اسلام کی ایک مقدس اصطلاح کو اس طرح بے جا طور پر استعمال کر کے اس کی تحقیر نہ کرتے اور پھر کیا بلحاظ علم و عقل اور کیا بلحاظ ایک حکومت کا کارندہ ہونے کے انہیں یہ کہنے کا حق نہ تھا۔ کہ "اب تو الہام کا زمانہ نہیں"۔ اگر یہ بدکاری اور بداعمالی کا زمانہ ہے۔ گمراہی اور ضلالت کا زمانہ ہے تو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور محبوب بندوں کو اپنے محبوب ازلی کا کلام سننے اور اس سے دلی تسکین پانے کا زمانہ کیوں نہیں۔ کیا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ میں اب اپنے بندوں سے کلام کرنے کی صفت نہیں رہی۔ یا بندوں کو اس کے کلام سے اطمینانِ قلب حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب دونوں باتیں ہیں۔ تو یقیناً اب بھی الہام کا زمانہ ہے۔ اور اس وقت بھی خدا کے ایسے بندے ہیں جن کو الہام کی نعمت

کیا نبی کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے؟

ایک شیعہ صاحب کے اعتراض کا جواب

ایک استفسار

ضلع ڈیرہ غازی خاں سے ایک معزز شیعہ صاحب نے ایک استفسار کیا ہے وہ پوچھتے ہیں۔

(الف) جماعت احمدیہ حدیث لا نرث ولا نورث کو صحیح تسلیم کرتی ہے۔ پھر بتایا جائے۔ کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد ان کی جائداد کیوں ورثاء میں تقسیم ہوئی؟

(ب) قرآنی آیت یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم کے مقابلہ میں حدیث کو کیوں مقدم کیا جاتا ہے؟

سوال کی تشریح

اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ اول تو حدیث لا نرث ولا نورث صحیح نہیں۔ کیونکہ وہ آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ جب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حسب روایات شیعہ و سنی حضرت ابوبکر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ شرعی طلب کیا۔ اور انہوں نے اس حدیث کی بناء پر حضرت فاطمہ کو حصہ دینے سے انکار کر دیا۔ وہ فیصلہ صدیقی درست نہ تھا۔ اور ان کو ایسا فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ انہوں نے نعوذ باللہ غلط حدیث کی پناہ سے کر آیت قرآنی کو باطل کر دیا۔ دوسرے اگر یہ حدیث درست ہے۔ اور جیسا کہ جماعت احمدیہ مانتی ہے یہ درست ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر اعتراض پیدا ہوگا۔ کیونکہ اس حدیث میں تو بتایا گیا ہے۔ کہ نبیوں کی کوئی وراثت نہیں ہوتی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جائداد آپ کے وارثوں میں تقسیم ہوئی ہے۔ غرض حدیث کو درست ماننے کی صورت میں اس کے خلاف قرآن مجید ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر حدیث کو غلط مانا جائے۔ تو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اعتراض ہوگا۔

صحت حدیث کا ثبوت

صحیح البخاری میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس وراثت طلب کرنے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصلہ فرما گئے ہیں۔ لا نورث ما ترکنا صدقۃ کہ آپ کے ترکہ میں وراثت نہ چلے گی اس لئے آپ کو ورثہ نہیں مل سکتا۔

اس روایت میں لکھا ہے کہ اس جواب کو سنکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے گئیں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ روایت غلط ہے یا آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ اسی کے ساتھ دوسری روایت میں مذکور ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت علی اور حضرت عباس میں جھگڑا ہوا۔ وہ خلیفہ وقت کے پاس آئے۔ ان کے ساتھ حضرات عثمان۔ عبدالرحمن۔ الزبیر اور سعد رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ان سب کو حضرت عمر نے قسم دے کر پوچھا۔ کہ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لا نورث ما ترکنا صدقۃ یرید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نفسہ میرے ترکہ میں وراثت نہ ہوگی۔ اس قانون عدم وراثت سے صرف حضور کی ہی ذات مراد تھی۔

حضرت عمرؓ کے اس سوال کے جواب میں سب حاضرین نے بالاتفاق کہا۔ قد قال ذالک کہ ہاں حضور نے ضرور ایسا ہی فرمایا تھا۔ چنانچہ اس بناء پر حضرت عمر نے اس جائداد سے اہلبیت کے نفع اٹھانے کے سابقہ طریق کو ہی جاری رکھا۔ اور اسے بطور وراثت ان میں تقسیم نہ کیا۔

پھر اسی باب میں آتا ہے کہ ازواج مطہرات نے جب ورثہ کا مطالبہ کرنا چاہا تو حضرت عائشہ نے ان کو کہا الیس قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گئیں۔ اسی جگہ پر حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نے فرمایا۔ لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ کہ میرے ورثا میرے ترکہ کو نقدی کی صورت میں تقسیم نہیں کر سکتے میرے اہل وعیال کے اخراجات اور کارندوں کی مزدوری کے بعد جو بچے وہ صدقہ ہوگا۔

ان روایات پر جو بخاری کتاب الفرائض میں موجود ہیں یکجائی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نفس روایت کی صحت تو خود اہل بیت کو بھی مسلم تھی اور انہوں نے اس روایت کو کبھی بھی قرآن مجید کے خلاف نہیں سمجھا۔

ان احادیث سے اکابر صحابہ کا یہ فیصلہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ یہ قانون عام نہیں بلکہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مختص ہے احادیث نیز خلفاء راشدین کے عمل سے ثابت ہے، کہ دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقارب کو اس جائداد سے مشترکہ طور پر متمتع ہونے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اور انکی ضروریات اس سے پورا کرنے کے بعد بقیہ حصہ بیت المال میں داخل کیا جاتا تھا۔

وراثت انبیاء کے متعلق شیعہ سنی نزاع

وراثت انبیاء کے متعلق شیعہ سنی جھگڑا بہت دیرینہ ہے۔ شیعہ صاحبان آیت المیراث کے علاوہ ورث سلیمان داؤد اور یرثنی ویرث من اٰل یعقوب وغیرہا آیات پیش کرکے استدلال کرتے ہیں کہ ہر نبی کی وراثت ہوتی اور اس کے بعد اسکی ذریت اس کے طبقہ کی وارث بنتی ہے۔ جمہور سنی صاحبان نبیوں کی وراثت والی آیات کو معنوی اور روحانی وراثت پر محمول کرتے ہیں۔ اور آیت المیراث کو عام مومنوں سے مخصوص قرار دیتے ہیں۔ اور حدیث لا نورث ما ترکنا صدقۃ کی بناء پر جملہ نبیوں کی وراثت کے انکاری ہیں۔ ہاں محققین اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مختص سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں تصریح موجود ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کے موقعہ پر شیعہ سنی یکزبان ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیعہ صاحبان کے اپنے عقیدہ کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا بلکہ حضور کے بعد سلسلہ وراثت کے چلنے سے انہیں حضور کی صداقت کو تسلیم کرنیکی ایک اور دلیل مل جاتی ہے۔ اہلسنت والجماعت میں سے محققین کے عقیدہ کے رو سے جیسا کہ خود حضرت عمرؓ اور دیگر بزرگ صحابہ کے قول سے صحیح البخاری میں مروی ہے۔ یہ قانون صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ باقی نبیوں کی اولاد میں سلسلہ میراث جاری ہونا ضروری ہے۔ اس صورت میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ جمہور سنی صاحبان کا عقیدہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ انکے ہاں مشہور ہے کہ نبی نہ کسی کا وارث ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ یہ مشہور خیال ہرگز درست نہیں۔ اور اسمیں قطعاً معقولیت نہیں ہے۔

عام عقیدہ پر نظر

کتب احادیث اور فقہ میں محروم الارث ہونیکے جو اسباب درج ہیں وہ کفر ارتداد قتل وغیرہ ہیں گویا محروم الارث ہونا ایک سزا ہے۔ جو شرعی طور پر کسی جرم کے نتیجہ میں مترتب ہوتی ہے

ظاہر ہے۔ کہ نبی ہونا کوئی جرم نہیں۔ نبی کا فرزند ہونا کوئی جرم نہیں نبی کی ذریت میں شامل ہونا کوئی گناہ نہیں۔ اس لئے یہ بالکل غیر معقول ہے۔ کہ نبی کی اولاد ہونے کی وجہ سے اس کی ذریت کو محروم الارث سمجھا جائے۔ اگر عام مومنوں کے بیٹے اور بیٹیاں ان کے ترکہ کے وارث ہوتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ نبی کی اولاد اس کے ترکہ کی وارث نہ ہو۔

غرض نبی کی اولاد ہونا محروم الارث ہونے کے اسباب میں سے نہیں اور نہ ہی عقلاً یہ درست ہے۔

پھر یہ عقیدہ کہ نبی نہ کسی کا وارث ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی اس کا وارث ہوتا ہے۔ اس لئے بھی غلط ہے۔ کہ خود واقعات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے خلاف ہے واقعہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد ماجد کا ترکہ ملا تھا تاریخ کی تمام کتابوں میں اس کا ذکر موجود ہے۔ لباب الخیار میں بھی جو سب سے مختصر تاریخ ہے۔ لکھا ہے۔

ولم یترک لہ والدہ من المال الا خمسة جمال وبعض نعاج وجاریة ویروی اقل من ذالک۔ ص۲۱

کہ حضور علیہ السلام کے والد ماجد نے حضور کے لئے صرف پانچ اونٹ بعض بکریاں اور ایک لونڈی ترکہ میں چھوڑی تھی۔ بعض روایات میں اس سے بھی کم ترکہ کا ذکر ہے۔

ترکہ خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو۔ مگر یہ تو ثابت ہوگیا۔ کہ حضور علیہ السلام اپنے والد ماجد کے وارث ہوئے تھے۔

پھر ابو داؤد کی ایک نہایت واضح حدیث ہے حضور علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں:۔ انا مولی من لا مولی لہ ارث مالہ وافک عانہ۔ دوسری روایت میں آتا ہے:۔ انا وارث من لا وارث لہ اعقل عنہ وارثہ (مشکوٰة المصابیح مجتبائی ص۲۶۳) یعنی جس کا کوئی مولی نہ ہو۔ میں اس کا مولے ہوں گا۔ اور جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کا وارث ہوں گا۔ اس کی طرف سے دیت بھی ادا کروں گا۔ اور اس کے ترکہ کا وارث بھی ہوں گا۔

پس اگر ہم دوسرے دلائل اور دوسرے انبیاء سے قطع نظر بھی کرلیں تب بھی ماننا پڑتا ہے۔ کہ خود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وارث ہوئے اور حضور نے وارث بننے کا اعلان فرمایا۔ گویا حضور کا فعل اور حضور کا قول سنیوں کے مشہور عقیدہ کی تردید کر رہا ہے۔

رسول کریم کے ترکہ میں وراثت

اب زیر بحث یہ سوال ہے کہ بخاری شریف کی حدیث لانورث ما ترکنا صدقة کو تم درست مانتے ہو۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہمارے ترکہ میں وراثت قائم نہ ہوگی۔ بلکہ وہ صدقہ ہوگا۔ کیا اس روایت کو درست مان کر یہ لازم تو نہیں آتا۔ کہ تم حدیث کو قرآن پر مقدم کرتے ہو۔ نیز اس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت پر زد تو نہیں پڑتی

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نہیں ایسا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جس روایت کو ہم نے درست تسلیم کیا ہے۔ اس میں صاف الفاظ موجود ہیں۔ کہ اس بیان سے حضور علیہ السلام کی صرف یہ مراد تھی۔ کہ میرے بعد میرے ترکہ میں وراثت نہ چلے گی۔ حضور کی ہرگز یہ مراد نہ تھی۔ کہ جملہ انبیاء کے لئے یہ قانون ہے۔ کہ ان کی جائداد ورثاء کو نہ ملے۔

اندریں صورت ہم اس حدیث کو صحیح مان کر نہ اُسے قرآنی آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم پر مقدم کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ قانون خاص ہے عام نہیں۔

کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی ذاتی جائداد تھی

میرے نزدیک یہ ساری غلط فہمی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ نبی کی پوزیشن کو نہیں سمجھا گیا۔ نبی ہونا جرم نہیں۔ اس لئے وہ اپنے باپ کا ضرور وارث ہوگا یہ اس کی ذاتی حیثیت ہے۔ اس کی ایک دوسری حیثیت یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کے قائم کردہ نظام کا آخری نقطہ ہے وہ اس سارے نظام کا آخری ذمہ وار ہے اس حیثیت سے بیت المال کے جملہ اموال۔ الفئی وغیرہ اس کے قبضہ میں ہوں گے۔ مگر اس کا یہ قبضہ اس کی ذاتی حیثیت کی وجہ سے نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے نبی ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ یہ اس کی جماعتی یا قومی حیثیت کہلائے گی۔ اس حیثیت سے تمام مومن اس کے فرزند ہیں۔ یہ قطعی بات ہے۔ کہ اگر زید کا بیٹا اس کا وارث ہے۔ تو ہمارے آقا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا یا بیٹی بھی آپ کی وارث ہوگی۔ مگر صرف ذاتی جائداد میں۔ فرض کرلو۔ کہ زید وفات کے وقت بیت المال کا انچارج تھا۔ اموال اسلامی کا امین تھا۔ کیا اس کی وفات کے بعد اس کے ورثا بیت المال کے اموال یا بیت المال کی جائدادوں پر قبضہ کرنے کا حق رکھتے ہیں: ہرگز نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضور کے کسی وارث کو حق نہیں پہنچتا کہ بیت المال کے اموال یا جائداد کی وراثت کا دعوے کرے۔ ہاں ان کو ذاتی جائداد میں وراثت کے مطالبہ کا حق ضرور ہے۔ جماعتی جائداد تو جملہ مسلمانوں کی ہے حضور زندگی بھر اس کے منتظم اعلےٰ تھے۔ اور ذوی القربیٰ وغیرہ کی ضروریات اس سے پوری فرماتے تھے۔ حضور کی وفات کے بعد خلیفة المسلمین اس جائداد کا منتظم اعلےٰ ہوگا۔ اور سنت نبوی پر عمل پیرا رہے گا پہلے خلیفہ کی وفات پر دوسرا اس کا چارج لے گا۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رض سے فرمایا تھا۔ کہ لست تارکا شیئاً کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعمل بہ الا عملت بہ فانی اخشی ان ترکت شیئاً من امرہ ان ازیغ۔ کہ میں اس جائداد بیت المال کے متعلق بعینہٖ اسی طرح عمل کروں گا۔ جس طرح حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ اس سے انچ بھر ادھر ادھر ہونے میں گمراہی ہے۔

چنانچہ اسی بناء پر خیبر اور فدک کی جائداد کو خلافت کے ماتحت کر دیا گیا مندرجہ بالا روایت کے آخر میں آتا ہے۔ ھما صدقة رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کانتا لحقوقہ التی تعروہ ونوائبہ وامرھما الی من ولی الامر قال فھما علی ذالک الی الیوم (بخاری باب فرض الخمس) کہ خیبر اور فدک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقوق اور ضروریات کے لئے تھے اس لئے ان کا انتظام ہمیشہ خلیفہ کے ہاتھ میں رہے گا۔ چنانچہ آجتک ایسا ہی ہے۔

پھر حضرت عمر رض نے اپنے عہد خلافت میں حضرت علی۔ حضرت عباس اور دیگر اکابر صحابہ کے سامنے بیان کیا۔ اور سب نے اس سے اتفاق کیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس جائداد سے ینفق علی اھلہ من ھذا المال نفقة سنة ثم یاخذ ما بقی فیجعلہ مجعل مال اللہ اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ نکال کر اسے خدا کے مال کے حکم میں کر دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر بھی اس پر عمل کرتے رہے۔ اور حضرت عمر بھی اس پر عمل پیرا رہے۔

غرض رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بیت المال کے اموال کے آپ نگران تھے۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء۔ اس جائداد کی حضور علیہ السلام کی صاحبزادی وارث نہیں ہو سکتی تھیں۔ نہ از روئے شرع نہ از روئے عقل۔ لہٰذا خیبر اور فدک وغیرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہ مل سکتے تھے۔ کیونکہ وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی جائداد نہ تھے۔ ہاں بیشک اگر وہ حضور کی ذاتی جائداد ہوتے۔ تو اس میں ورثہ چلتا مگر جب ایسا نہ تھا۔ تو اس بناء پر صدیق اعظم رض یا فاروق اکبر رض پر اعتراض کرنا غلط ہے۔ شیعہ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بوقت وفات ذاتی جائداد ثابت کریں اور پھر مطالبہ ارث کریں۔

ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتی جائداد جو حضورؐ کو ورثہ میں ملی تھی۔ وہ نہایت قلیل تھی۔ چند اونٹ اور چند بکریاں تھیں جو بوقت وفات موجود نہ تھیں آپ کے قبضہ میں جو اموال یا جائدادیں تھیں وہ سب بیت المال کی تھیں اس لئے حضور نے اپنی زندگی میں ہی وضاحت فرمادی۔ کہ یہ اموال اور جائدادیں بیت المال کی ہیں۔ ان میں میراث نہ ہوگی۔ تا بعد ازاں کسی قسم کا جھگڑا نہ پیدا ہو۔ دراصل حضور کا ارشاد لانورث ما ترکنا صدقۃ کوئی پیشگوئی نہیں نہ ہی عام نبیوں کے متعلق کسی قانون کا بیان ہے۔ بلکہ یہ صرف بعد میں پیدا ہونے والے اس جھگڑے کا حل ہے۔ جو آپ کی وراثت کے متعلق اٹھایا جاسکتا تھا۔ یہ ارشاد درحقیقت حضور علیہ السلام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ایک بردست ثبوت ہے۔ افسوس کہ اس امر کو سمجھنے کی بجائے شیعہ سنی صاحبان کن باتوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتی جائداد میں وراثت چل سکتی تھی۔ جماعتی جائداد جو حضور کے چارج میں بلحاظ عہدہ نبوت تھی۔ اس میں ورثا میراث کا مطالبہ نہیں کرسکتے۔ اس میں حضور کے جانشین حضور کے خلفاء ہیں۔ اور چونکہ حضور کی کوئی ذاتی جائداد باقی نہ تھی اس لئے آپ نے پہلے ہی فرما دیا۔ لانورث ما ترکنا صدقۃ اور یہی جواب مطالبہ ارث پر صدیق اکبرؓ نے دیا تھا۔ ان کا جواب بالکل درست اور برمحل تھا۔ جب حضور کی ذاتی جائداد ہی نہ تھی۔ تو کوئی وارث اس کا مطالبہ ہی کیونکر کرسکتا ہے؟

ایک اور بات

حدیث نبوی انا مولی من لا مولی له ارث ماله کے ماتحت بین السطور میں مشکوۃ المصابیح میں لکھا ہے۔ ای اضع فی بیت المال" یعنے حضور کے وارث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اسے بیت المال میں داخل کرلیں گے۔

ان معنوں سے بھی ظاہر ہے کہ جس وراثت کی نفی ہے۔ وہ ذاتی وراثت بوجہ نہ ہونے ذاتی جائداد کے ہے۔ کیونکہ حضور بھی لاوارث مسلمانوں کے ذاتی طور پر وارث نہیں تھے۔ اس بیان سے حضور کی جائداد کی ذاتی اور جماعتی تقسیم کی بھی تصدیق ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جائداد

مندرجہ بالا تشریح کی روشنی میں جب واقعات پر نظر کی جاتی ہے۔ تو یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے والد ماجد سے ورثہ میں ایک معقول جائداد حاصل ہوئی تھی۔ جس کا معتد بہ حصہ حضور نے اپنی زندگی میں اشاعت دین میں صرف فرمایا۔ پھر بھی کافی جائداد اس ذاتی جائدادیں سے موجود تھی۔ اور اس جائدادیں سے آپ کے وارثوں کو شرعی حصص دیئے گئے۔ ہاں جماعت احمدیہ کے جماعتی اموال اور جائدادوں میں آپ کی اولاد کے لئے کوئی ورثہ نہ تھا۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ذاتی جائداد نہ تھی۔ حضور نے خود تحریر فرمایا ہے "میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کرلوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کروگے۔ اور بہشتی زندگی پاؤگے۔" (الوصیت ص۲۳)

یہ اموال جماعت احمدیہ کے بیت المال میں رہتے ہیں۔ اس کے انتظام کے لئے صدر انجمن احمدیہ مقرر ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک حضور اس کے نگران اعلےٰ تھے۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء اسکے نگران اعلیٰ ہیں۔ پس مختصر یہ کہ حدیث لانورث ما ترکنا صدقۃ کا یہ پہلو نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور نہ یہ آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ اور نہ ہی اسکی صحت کو مان کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر کوئی اعتراض پیدا ہوتا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ثواب سے کام ہوتا ہے نہ کہ نام سے

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"تمام دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کام ہمیشہ کرنے سے ہوتے ہیں۔ باتیں کرنے سے نہیں ہوتے۔ تحریکیں کتنی ہی اعلےٰ ہوں جب تک کام شروع نہ کیا جائے۔ اور اس میں سرگرمی نہ دکھلائی جائے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ پس اپنے اندر وہ آگ پیدا کرو۔ جو تمہیں انجن بنادے۔ تم ریل گاڑی نہ بنو جو بیلوں کی محتاج ہوتی ہے۔ بلکہ تم انجن بنو جو دوسروں کو بھی کھینچ کرلے جاتا ہے۔"

سیکرٹریان تحریک جدید کو سمجھنا چاہیئے کہ اب ان کی ذمہ واری کے امتحان کا وقت آگیا ہے۔ ثواب صرف نام سے نہیں بلکہ کام سے ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش سے کام کریں۔"

چندہ تحریک جدید سال پنجم کے ادا کرنے کی طرف گزشتہ پانچ ماہ میں احباب نے بہت کم توجہ کی ہے۔ اور چندہ تحریک جدید کی رفتار بہت ہی مدھم اور سست رہی ہے عام طور پر یہ عذر کیا جاتا تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہورہا ہے۔ اس لئے بجٹ پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن اب جبکہ مالی سال ختم ہوچکا ہے کارکنان کو چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تحریک جدید کے سال رواں میں سے پانچواں مہینہ ختم ہوا اور چھٹا مہینہ شروع ہے ہر ایک سیکرٹری کو اس ماہ میں پوری توجہ کرکے اپنے وعدوں کو وصول کرنا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کی طرف سے کم سے کم وعدہ کی نصف رقم یا اس سے زیادہ اپریل تک داخل ہوجائے۔ اور وہ لوگ جن کا وعدہ براہ راست ہے۔ انہیں بھی اس ماہ میں اپنے وعدوں کو پورا کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے جن دوستوں نے چندہ قسط وار دینا تھا۔ مگر گزشتہ قسطیں ادا نہیں کرسکے۔ وہ اس ماہ میں اپنی گزشتہ قسطیں ادا کردیں۔ اور وہ جنہوں نے گزشتہ کسی ماہ میں دینے کا وعدہ کیا۔ یا ماہ مئی میں ادا کرنے کا وعدہ ہے۔ انہیں ماہ مئی میں اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ جو دوست اس خیال میں ہیں۔ کہ سال کے آخر میں ادا کریں گے۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اکثر سال کے آخر میں دینے والے آخری مہینہ میں ادا نہیں کرسکتے۔ اور محروم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیئے۔ کہ ابھی سے آخر میں ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ اور اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں ادائیگی محال ہے۔ تو ابھی سے قسط وار ادا کرنا شروع کردیں۔ تا وہ سال کے آخر میں اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرسکیں۔

یہ بات احباب کو یاد رکھنی چاہیئے کہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے احباب وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے سمجھے جائیں گے جو گزشتہ سالوں میں ہر سال چندہ ادا کرتے رہے ہیں۔ اور گزشتہ چار سالوں اور سال پنجم کا وعدہ ان کا سو فی صدی وقت کے اندر پورا ہوگا۔ اور آئندہ پانچ سال وہ متواتر شامل رہیں۔ ان ہی کا نام پانچ ہزار والی فہرست میں آئے گا۔

پس وہ دوست جن کے گزشتہ سالوں میں سے کسی سال میں کمی ہے۔ وہ اس کمی کو بھی پورا کریں۔ تا ان کا نام اس فہرست میں آجائے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے:۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

البانیہ کی ملکی اور سیاسی تاریخ کا ایک ورق

البانیہ جس پر حال میں اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے۔ ایک چھوٹا سا پہاڑی علاقہ ہے۔ جو بحیرہ اڈریاٹک کے ساحل پر واقع ہے۔ یہاں کے باشندے ترکی النسل ہیں۔ اس علاقہ کی سرسبز و شاداب وادیوں میں کاشت بھی کی جاتی ہے۔ اور بھیڑ بکریاں بھی پالی جاتی ہیں۔ اس ملک کے مرغزار اور وادیاں نہایت خوبصورت ہیں۔ غرض البانیہ ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست تھی۔ جس پر شاہ زوغو حکمران تھے۔ جو ۱۹۲۸ء میں تخت نشین ہوئے تھے اور اب وطن چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ شاہ زوغو ترکی اور جرمن کے علاوہ البانوی زبانوں سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ البانیہ ایک مدت سے ہنگاموں اور معرکہ ہائے کشت و خون کا مرکز بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ زوغو کے چچا اسد پاشا بھی اپنے ایک ہموطن کے ہاتھوں قتل کر دیئے گئے۔ اور اسی طرح ان کے دوسرے رشتہ داروں پر بھی قاتلانہ حملے ہوتے رہے۔ البانیہ کے ہنگامہ پسند باشندوں نے خود شاہ زوغو پر دو مرتبہ قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ بال بال بچ گئے۔ شاہ زوغو خود ایک انقلاب پسند ہیں۔ چنانچہ جن دنوں وہ البانیہ کے وزیر داخلہ تھے۔ ان کی وزارت کے خلاف خوفناک بغاوت اٹھی۔ اور وزارت کے ہر رکن کو ملک بدر ہونا پڑا۔ شاہ زوغو بھی بلغراد میں جا کر پناہ گزیں ہوئے۔ لیکن آپ ہمیشہ اپنا اقتدار بڑھانے کے لئے اپنا رستہ صاف کرتے رہے۔ ملک بدر ہونے کے ایک سال بعد ہی انہوں نے ایک اور انقلاب برپا کیا۔ اور "فان نولی" کو معزول کر کے خود صدر البانیہ بن گئے۔ انہوں نے اپنا اقتدار بڑھانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اور قریباً تین سال بعد اطالیہ کی مدد سے البانیہ کے بادشاہ بنا دیئے گئے۔

زوغو ایک بیدار مغز حکمران تھے۔ وہ کبھی اپنے روپے کا بے جا صرف نہیں کرتے تھے۔ انہیں دولت جمع کرنے کا بھی بہت شوق تھا۔ چنانچہ اب بھی ان کا بہت سا روپیہ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے بڑے بڑے بنکوں میں محفوظ ہے۔

یوگوسلافیہ اور اطالیہ ہمیشہ البانیہ کی سیاسیات سے دلچسپی لیتے رہے۔ اور شاہ زوغو کے حلیف بنے رہے۔ چنانچہ اگر یوگوسلافیہ اور اطالیہ "فان نولی" کے خلاف شاہ زوغو کی مدد نہ کرتے۔ تو وہ کبھی بھی البانیہ کے تخت پر قبضہ نہ کر سکتے۔

ملکی تحفظ اور ذاتی استحکام کے لئے بہت سے سرمایہ کی ضرورت تھی۔ جو شاہ زوغو کے پاس نہ تھا۔ اور اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ اطالیہ سے مالی امداد حاصل کرتا۔ چنانچہ شاہ زوغو نے سڑکوں اور بندرگاں کی تعمیر اور دیگر امور کے لئے اطالیہ سے بہت سا قرضہ لیا۔ جس کے عوض اطالیہ کو انہوں نے البانیہ میں تیل وغیرہ کی تجارت میں کافی مراعات دیں۔ رفتہ رفتہ البانیہ پر اطالوی سیاست تسلط پانے لگی یہانتک کہ البانیہ کی فوج کی تنظیم کا کام بھی اطالوی فوجی حکام کے سپرد کر دیا گیا۔

نومبر ۱۹۲۶ء میں اطالیہ اور البانیہ کے مابین ایک معاہدہ ہوا۔ جس کے رو سے البانیہ اطالیہ کے سیاسی جال میں بہت بری طرح اسیر ہو کر رہ گیا۔ ایک سال کے بعد جب البانیہ کو یوگوسلافیہ سے خطرہ محسوس ہوا۔ تو اس معاہدہ کی تجدید کی گئی۔ اطالیہ نے البانیہ کی ہر قسم کی فوجی امداد کرنے کا وعدہ تو کر لیا۔ لیکن اس کے عوض البانیہ کی آزادی کو ہمیشہ کے لئے خرید لیا گیا۔ لیکن ابھی البانیہ مکمل طور پر اطالیہ کا اسیر نہیں ہوا تھا۔ کہ ۱۹۳۳ء میں اطالیہ نے البانیہ کو مزید قرضہ دیا۔ اور اس کے بعد ۱۹۳۵ء میں البانیہ کو کچھ اور رقم قرض لینی پڑی۔

جب شاہ زوغو نے دیکھا کہ وہ اطالوی سیاسیات کی دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ تو ان کے ملک میں اطالیہ کے خلاف پوشیدہ مہمات شروع ہو گئیں۔ اس عرصہ میں اطالیہ نے اپنی توجہ حبشہ کی طرف مبذول کر لی۔ اور البانیہ کو اطالوی اقتدار ہٹانے کا کافی موقع مل گیا۔ لیکن جنگ حبشہ ختم ہونے کے بعد مسولینی نے محسوس کیا۔ کہ البانیہ اطالیہ کے قبضہ سے نکلا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک دن یکایک اطالوی فوجیں البانیہ میں جا پہنچیں۔ اور انہوں نے اس چھوٹی سی اسلامی ریاست پر قبضہ کر لیا۔ شاہ زوغو کو مجبوراً اپنے وطن سے بھاگنا پڑا۔ اور البانیہ پر اطالیہ کا قبضہ مکمل ہو گیا۔ اطالیہ کی آبادی تقریباً دس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اور اس کا پایہ تخت تیرانہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس تسلط سے اٹلی کی غرض یہ ہے۔ کہ اسے بحیرہ روم میں مزید استحکام حاصل ہو جائے۔ اور البانیہ میں اپنا بحری ہوائی مستقر بنانے کے بعد ایک طرف یوگوسلافیہ اور دوسری طرف یونان اور بلغاریہ کی طرف پیش قدمی کرے۔

بہی خواہان "الفضل" کی خدمت میں گذارش

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی زبان مبارک سے "الفضل" کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں عملہ "الفضل" ان پر عمل کرنے میں کوشاں ہے۔ اس کے مقابلہ میں الفضل کے قدردان اصحاب پر بھی اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنے کا فرض عاید ہوتا ہے ہمیں خوشی ہے کہ بعض احباب نے اس فرض کو ادا فرمایا ہے۔ لیکن بیشتر احباب نے ابھی توجہ نہیں کی۔ امید ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقہ میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ واضح حقیقت ہے کہ جوں جوں الفضل کی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور ہر پہلو سے مفید بنانے کے ذرائع بھی وسیع ہوتے جائینگے پس جو دوست الفضل کی خریداری کے لئے دوسروں کو تحریک فرمائیں گے وہ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ ہم نے **الفضل کے خطبہ نمبر کی قیمت** اب صرف اڑھائی روپیہ کر دی ہے۔ لہذا جو احباب روزانہ الفضل نہیں خرید سکتے۔ انہیں کم از کم خطبہ نمبر ضرور خریدنا چاہئیے۔

خاکسار مینیجر الفضل

کلام محمود ہر دو حصہ مکمل

محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مجموعہ اشعار شیریں کلام جس میں آجتک کی تمام نظمیں درج ہیں۔ مجلس مشاورت پر چھاپ کر شائع کیا عمدہ لکھائی چھپائی اچھی سرورق پر اعلیٰ کاغذ رنگین چھپائی سے مزین کیا گیا ۱۲۱ صفحات قیمت صرف ۲ر اور اسی سائز پر درثمین اردو بھی ہوبہو اسی طرز تحریر پر چھاپی گئی ہے۔ وہ بھی فی کاپی ۲ر پتہ بالا سے طلب فرمائیں۔

ورق طلا و نقرہ

فضل الدین صاحب احمدی محلہ نوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر سے لکھتے ہیں۔ کہ ورق طلا اور نقرہ وسیع پیمانے پر تیار ہوتے ہیں جو کہ بالکل خالص اور صاف ہیں بڑا سائز۔ چھوٹا سائز۔ درمیانہ سائز۔ عمدہ چورہ۔ سونا اور چاندی کا نرخ بالکل واجبی۔ مال بہترین اور عمدہ۔ براہ راست آرڈر دے کر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

نظارتوں کے اعلانات

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس سے پہلے اخبار الفضل میں ان احباب کرام کے نام شائع کئے جا چکے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان میں شمولیت کی درخواستیں ارسال کی تھیں۔ اب جو مزید درخواستیں آئی ہیں۔ وہ درج کی جاتی ہیں۔ جن احباب نے ابھی تک اپنے نام نہیں بھیجے وہ فوراً بھجوا دیں۔ امتحان ماہ نومبر ۱۹۳۹ء میں ہوگا۔ اور نصاب میں مندرجہ ذیل کتب ہونگی۔

(۱) سبز اشتہار (۲) تریاق القلوب (۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم (۴) قادیان کے آریہ اور ہم۔ مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے شمولیت کی اطلاع آئی ہے۔

(۹) محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
(۱۰) ملک بشیر احمد صاحب ضلع شیخوپورہ
(۱۱) مکرمہ رفیقہ بیگم صاحبہ اوکاڑہ
(۱۲) مرزا احمد حسین صاحب شاہجہان پورہ
(۱۳) ماسٹر عبد الکریم صاحب کوئٹہ
(۱۴) بابو منظور احمد صاحب ″
(۱۵) شیخ عبد المجید صاحب عاجز ″
(۱۶) راجہ محمد منظفر صاحب ″
(۱۷) احمد امین صاحب ″
(۱۸) شیخ عبد المجید صاحب ″
(۱۹) شیخ فضل حق صاحب ″
(۲۰) حنیف احمد صاحب قادیان
(۲۱) نسیمہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری غلام محمد صاحب چک ۳۱۶
(۲۲) برکت اللہ خان صاحب کراچی
(۲۳) خواجہ عنایت اللہ صاحب راولپنڈی
(۲۴) چوہدری عبد اللہ خان صاحب ″
(۲۵) بابو محمد اسمٰعیل صاحب ″
(۲۶) چوہدری ظہیر احمد صاحب ″
(۲۷) ″ عبد الرحمٰن صاحب ″
(۲۸) میاں محمد یعقوب صاحب ″
(۲۹) میاں عبد الحق صاحب ″
(۳۰) صوبیدار بشیر محمد خان صاحب ″
(۳۱) شیخ محمد حسن صاحب بٹالوی ″
(۳۲) شیخ عنایت اللہ صاحب ″
(۳۳) شیخ بشیر احمد صاحب ″
(۳۴) چوہدری فتح محمد صاحب بٹالوی ″
(۳۵) راجہ عبد الحمید صاحب ″
(۳۶) قاضی عبد الغنی صاحب ″
(۳۷) مرزا احمد یوسف صاحب ″
(۳۸) قاضی فضل عظیم صاحب راولپنڈی
(۳۹) ہمشیرہ رفیقہ بیگم مسز چوہدری غلام اللہ صاحب دہلی
(۴۰) عبد الحمید خان صاحب کیور تھلہ
(۴۱) سید سید حسین صاحب محلہ مسجد فضل قادیان
(۴۲) فیاض احمد صاحب ″
(۴۳) عبد اللہ صاحب ″
(۴۴) محمد شفیع صاحب سلیم محلہ دارالرحمت ″
(۴۵) محمد نعیب صاحب عارف ″
(۴۶) محمد سعید صاحب ″
(۴۷) عبد الرشید صاحب ارشد ″
(۴۸) منیر احمد صاحب ونیس ″
(۴۹) چوہدری محمد علی صاحب ″
(۵۰) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب ″
(۵۱) امت الحفیظ صاحبہ ″
(۵۲) عبد الکریم صاحب خالد ″
(۵۳) عبد القیوم صاحب ″
(۵۴) عبد الستار صاحب قمر ″
(۵۵) خدا بخش صاحب ″
(۵۶) بشیر احمد صاحب ڈار متعلم جامعہ احمدیہ ″
(۵۷) عطاء اللہ صاحب مدرسہ احمدیہ ″
(۵۸) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ

ناظر تعلیم و تربیت

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ڈائننگ ہال کیلئے چندہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہ تحریک اب جلد جلد قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اس ڈائننگ ہال کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ عطا فرمایا تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

تمام دوست اس چندہ کی رقوم سب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرما دیں اور تصریح کر دیں۔ کہ مہمانخانہ کے کھانے کے کمرہ کے لئے ہے۔ اب میں اس چندہ کی چودھویں قسط شائع کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام جلد سے جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۷۰	جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب قادیان	عہ/
۱۷۱	جناب شیخ محمد حسین صاحب لائل پور	عہ/
۱۷۲	جناب شیخ عبد الحمید صاحب لاہور	صہ/
۱۷۳	جناب چوہدری شیر محمد صاحب شاہپور ضلع گورداسپور	لعہ
۱۷۴	جناب ایم عابد شریف صاحب ساگر	عہ/
۱۷۵	جناب چوہدری بدر علی صاحب سکھیکی	صہ/
۱۷۶	جناب چوہدری غلام حسین صاحب چک ۹۸ ضلع سرگودہا	صہ/
۱۷۷	جناب ملک برکت اللہ صاحب کراچی	۶/
۱۷۸	جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب قادیان	۵ ءعہ/
۱۷۹	جناب سید احمد صاحب پٹی	صہ/

میزان = ۹-۱۱-۳۶

گذشتہ میزان ۲ ہزار پانچ سو پانچ روپیہ ۹ پائی بنتی ہے۔ موجودہ میزان (۲۵۴۱ء) گیارہ آنہ ۹ پائی ہوتے ہیں۔ اب باقی صرف چار سو اٹھارہ روپیہ تین آنہ چھ پائی رہ گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اس تحریک کو پڑھتے ہی دوست فوری توجہ فرمائیں گے۔ بالخصوص ہر مقام کی لجنہ اماء اللہ ضرور توجہ دیں گی۔ (ناظر ضیافت)

خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

حسب ذیل احباب نے انفرادی طور پر جو وعدے اس فنڈ کے متعلق کئے تھے ان کو پورا کر دیا ہے۔

چوہدری نذیر احمد صاحب دولت پور ۵۰/
عبد اللہ حکیم ابراہیم صاحب ڈنگورلہ ۴۰/
سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفر پور بہار ۵۰/
محمد یعقوب صاحب سمرالہ ۵۰/
علی قادر صاحب سوہہ ضلع جہلم ۵۰/
ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب افریقہ ۷۰/
چوہدری عبد اللہ صاحب قلعہ گکانوالی ۶۰/
ڈاکٹر رشید احمد صاحب زابل ۱۰۱/
ایچ ایچ رحمٰن صاحب گردہی ۲۰۰/
مصاحب خان صاحب کیرنگ اڑیسہ بہار ۱۰۰/
ڈاکٹر اعظم علی صاحب میڈیکل آفیسر نگوال ۱۰۰/
مرزا خان صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودہا ۴۰/
ڈاکٹر مطلوب خان صاحب پٹھانکوٹ ۱۰۰/
ماسٹر نور محمد صاحب راجے پور بھاٹیاں ۹۰/

(ناظر بیت المال قادیان)

باورچی ایک احمدی دوست جو کہ باورچی کا کام اچھی طرح جانتے ہیں۔ سوائے انگریزی کھانے کے ہر قسم کے دیسی کھانے تیار کر سکتے ہیں مختلف جگہ پر کام کر چکے ہیں آج کل فارغ ہیں۔ اگر کسی احمدی دوست کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو تو فوری طور پر نظارت ہذا کو

اہم ملکی حالات اور واقعات

صدر کانگرس نے کیوں استعفیٰ دے دیا

تری پوری کانگرس کے بعد اس امر کی کوشش کی جاتی رہی۔ کہ نئی ورکنگ کمیٹی بنائی جائے۔ لیکن گاندھی جی کی مصروفیت اور سبھاش بابو کی علالت کی وجہ سے یہ امر معرض التوا میں رہا۔ بالآخر فیصلہ کیا گیا۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۹ اپریل کو بلایا جائے۔ اس سلسلہ میں گاندھی جی ۲۷ اپریل کو کلکتہ پہنچے۔ اور سبھاش بابو سے اس معاملہ کے متعلق بات چیت شروع کر دی۔ لیکن سمجھوتہ نہ ہو سکا اعتدال پسند کانگرسی لیڈروں کی خواہش تھی۔ کہ پرانی ورکنگ کمیٹی بحال رہے اور وہی صدر کانگرس کے ساتھ مل کر کام کرے۔ گاندھی جی نے بھی یہی کہا۔ لیکن سبھاش بابو نے اس تجویز کو منظور نہ کیا۔ اور سمجھوتہ کی تمام کوشش ناکام رہیں۔ تو ۲۹ اپریل کو ولنگٹن سکوئر کے وسیع پنڈال میں جب آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ کانگرسی بہت پریشان نظر آتے تھے۔ صدر کانگرس سبھاش چندر بوس جب پنڈال میں داخل ہوئے۔ تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ کارروائی شروع کرتے ہوئے سبھاش بابو نے گاندھی جی کی چٹھی پڑھی اور اعلان کیا کہ میں نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اپنا استعفیٰ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے حوالے کر دوں۔ پھر کمیٹی کے ممبروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ آپ اس ریزولیوشن سے اچھی طرح واقف ہیں۔ جو تری پوری کانگرس میں نئی ورکنگ کمیٹی بنائے جانے کے لئے پاس کیا گیا تھا۔ اور جس میں گاندھی جی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مجھ سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ میں گاندھی جی کی خواہش کے مطابق نئی ورکنگ کمیٹی بناؤں۔ اب کلکتہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے طویل بات چیت کی۔ لیکن ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ گاندھی جی نے مجھے مشورہ دیا۔ کہ میں خود ورکنگ کمیٹی بناؤں اور ان ممبروں کو اس کمیٹی سے علیحدہ رہنے دوں۔ جو پہلے مستعفی ہو چکے ہیں۔ لیکن میں اس مشورہ کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس قسم کا قدم اٹھانا ان ہدایات کی خلاف ورزی ہے۔ جو پنڈت پنت کے ریزولیوشن میں درج ہیں۔ کہ ورکنگ کمیٹی گاندھی جی کی خواہش کے مطابق بنائی جائے۔ اور اگر میں اپنی مرضی کے مطابق کمیٹی بناتا ہوں۔ تو اس صورت میں یہ ہوگا۔ کہ آپ سے یہ رپورٹ کرنے کے قابل نہیں ہو سکوں گا۔ کہ اس کمیٹی کو گاندھی جی کا پورا پورا اعتماد حاصل ہے۔ ایسی صورت میں میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ گاندھی جی اس ذمہ داری کے بوجھ کو سنبھالیں جو تری پوری کانگرس نے ان کے کندھوں پر ڈالا تھا۔ اور ورکنگ کمیٹی کے ممبر نامزد کریں۔ میں نے گاندھی جی سے یہ بھی کہا تھا۔ کہ آپ جو ورکنگ کمیٹی بنائیں گے۔ وہ مجھے منظور ہوگی۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ میں نے گاندھی جی کے کہنے کے مطابق سابق ورکنگ کمیٹی کے سرکردہ ممبروں سے بات چیت کی۔ لیکن ان سے سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ ان حالات میں میرا عہدہ صدارت کا قائم رہنا آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے راستے میں روکاوٹ بن سکتا ہے۔ اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا ہے۔ کہ میں مستعفی ہو جاؤں اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی نیا صدر چن لے۔

اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کی جس میں سبھاش بابو سے استعفیٰ واپس لینے کی پرزور اپیل کی۔ اور کہا کہ ہاؤس کے سامنے اسوقت دو بیانات ہیں۔ ایک گاندھی جی کا اور دوسرا سبھاش بابو کا۔ ہمارے سامنے بہت سی مشکلات ہیں جن کا تصفیہ کرنا ہے۔ ہم اسوقت تک کلکتہ سے نہیں جا سکتے۔ جب تک ان مشکلات کو حل کر کے اپنا راستہ صاف نہیں کر لیتے۔ پھر کہا۔ کہ ہمیں ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کے سلسلہ میں جو مشکلات درپیش ہیں۔ انہیں حل کرنے کے لئے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ پرانی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بدستور اپنے عہدوں پر قائم رہیں۔ البتہ سیٹھ جمنا لال بجاج جو اسوقت قید ہیں۔ اور مسٹر جیرام داس دولت رام جو اسوقت بیمار ہیں۔ اور یہ دونوں اس اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔ ان کی جگہ صدر کانگرس نئے آدمی منتخب کر دیں۔

اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے باضابطہ طور پر تحریک پیش کی۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سبھاش بابو سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لیں۔ اور پرانی ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو ہی ورکنگ کمیٹی میں دوبارہ نامزد کریں۔ بعد ازاں اس تحریک کی تائید اور خلاف بہت سی تقریریں ہوئیں۔ صدر جلسہ سروجنی نیڈو نے دوسرے دن کے لئے اجلاس ملتوی کر دیا۔ تاکہ سبھاش بابو کو پنڈت جواہر لال نہرو کے ریزولیوشن پر غور کرنے اور مستعفی ہونے کے متعلق اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا موقع مل سکے۔ آخر سبھاش بابو نے استعفا واپس لینے سے انکار کر دیا۔

مدح صحابہ اور تبرا کے تصفیہ کے متعلق دو تجاویز

سید رضا علی نے مدح صحابہ اور تبرا سے متعلق ایک بیان پریس کو دیا ہے۔ کہ اگر مسلمان اپنے اندرونی اختلافات کسی دوسرے کی مداخلت کے بغیر دور کر سکتے ہیں۔ تو میری یہ تجویز ہے۔ کہ مدح صحابہ کے جلوسوں کو "حمد خدا" یا "نعت رسول" کے جلوسوں میں تبدیل کر دیا جائے۔ ان جلوسوں میں شیعہ اور سنی دونوں شریک ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو میری ایک دوسری تجویز ہے۔ اور وہ یہ کہ تبرا اور مدح صحابہ کا مسئلہ سفیر ترکی اور سفیر ایران کے حوالے کیا جائے۔ وہ بحیثیت ثالث فیصلہ دیں۔ اور ان کا وہی فیصلہ لکھنؤ کے مسلمانوں کو منظور ہوگا۔ جو وہ متفقہ دیں گے۔ جب تک وہ فیصلہ نہ دیں۔ مدح صحابہ اور تبرا کے سلسلہ میں تمام جلوس و جلسے بند کر دیئے جائیں۔

شیعہ سنی جھگڑے کے متعلق سر سلطان احمد کا بیان

سر سلطان احمد نے لکھنؤ سے پٹنہ واپس ہو کر یہ بیان دیا ہے۔ کہ اگر عنقریب مسئلہ مدح صحابہ طے نہ کیا گیا تو گویا حکومت کی جانب سے اس امر میں بڑی کوتاہی کی جائیگی۔ اور معاملات بد سے بدتر ہو جائیں گے۔ جن کا مقابلہ کرنا حکومت کے امکان سے باہر ہو جائے گا۔ پردہ نشین عورتوں نے اس کے خلاف احتجاج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔